حیرت انگیز کارنامہ

نعیمہ جعفری پاشا

مصور: فخرالدین



8تا12 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

نئی نسل کی ذہنی نشو ونما اور ان کے خوابوں کو پرواز عطا کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تناظر میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ادب اطفال کی تخلیق و تشکیل کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے نئے اشاعتی مشن اور وژن کے تحت 18تا20 ستمبر 2024 ادب اطفال ورکشاپ کا انعقاد کیا تھا، جس میں بچوں کی نفسیات و ترجیحات کا خیال رکھتے ہوئے معتبر تخلیق کاروں کے تعاون سے دلچسپ اور معلومات افزا تخلیقی مواد تیار کیا گیا۔ یہ کتاب اسی ورکشاپ سیریز کی ایک کڑی ہے۔



ڈاکٹر شمس اقبال
ڈائرکٹر

ISBN 978-93-49533-20-2

پہلا ایڈیشن: 2025

تعداد: 1100

HAIRAT ANGEZ KARNAME

by Naima Jafri Pasha

قیمت: -/25 روپے

سلسلہ مطبوعات: 2167

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025

فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099

شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر-کے-پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر: 26109746

فیکس: 26108159 ای-میل: ncpulsaleunit@gmail.com

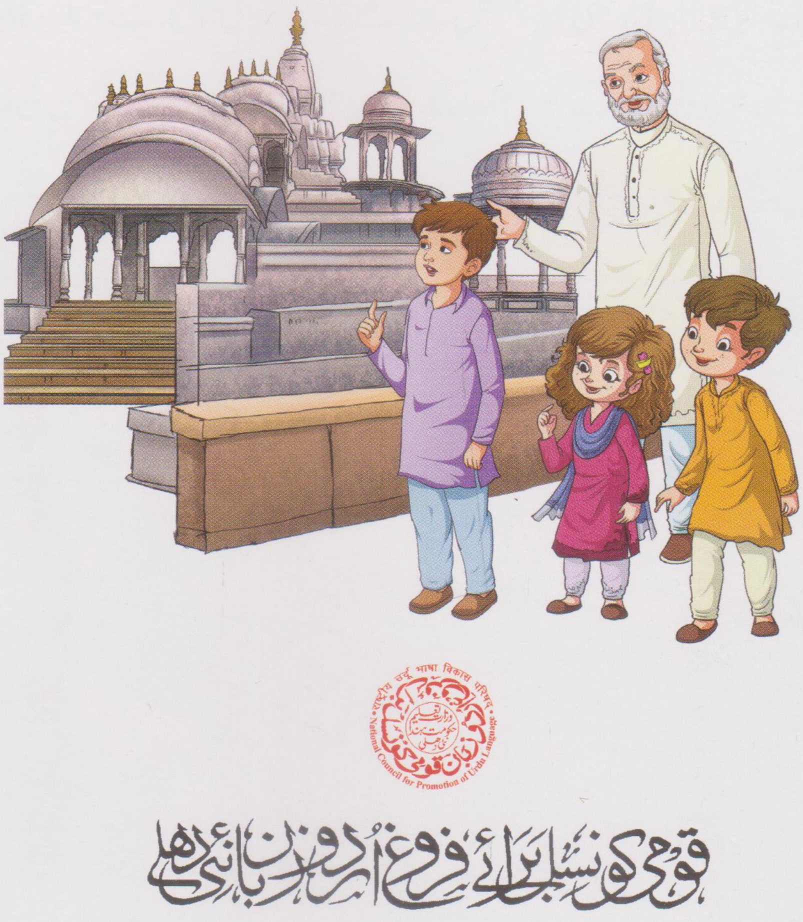
ای-میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in

طابع: سلاسارا امیجنگ سسٹمس، A-97، سیکٹر 58، نوئیڈا-201301، یوپی

حیرت انگیز کارنامہ

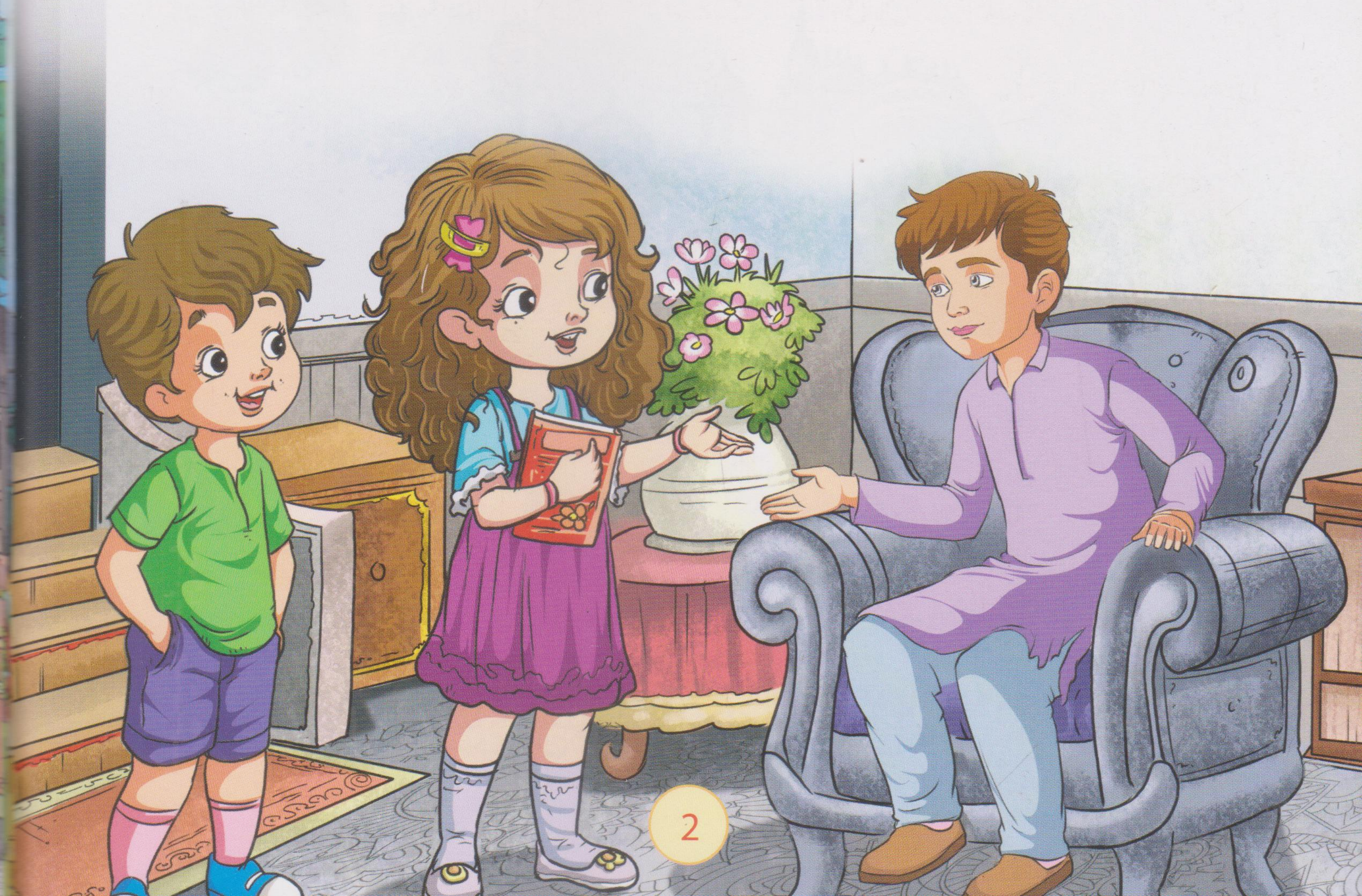
نعیمہ جعفری پاشا

مصور: فخرالدین



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی

مئی کا مہینہ شروع ہوتے ہی گرمی کی تعطیلات کا دل خوش کر دینے والا خیال ہم تینوں بھائی بہنوں کو باغ باغ کر دیتا ہے اور ان لمبی چھٹیوں میں ساتھ گھومنے پھرنے اور سیر سپاٹوں کا ذکر نہ ہو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ چند دن کی تفریح نہ صرف بچوں کے لیے خوشیوں کا صندوقچہ ہوتی ہے بلکہ گھر کے بڑے بھی سال بھر کی جی توڑ اور کمر توڑ محنت کے بعد اس مختصر سے عرصے کو نعمت ہی سمجھتے ہیں اور ہر ایک اپنی جیب کی وسعت کے مطابق تفریح گاہ کا انتخاب کرتا ہے، کبھی کوئی پہاڑی مقام، کبھی سمندر کا ساحلی علاقہ کبھی تاریخی مقام۔

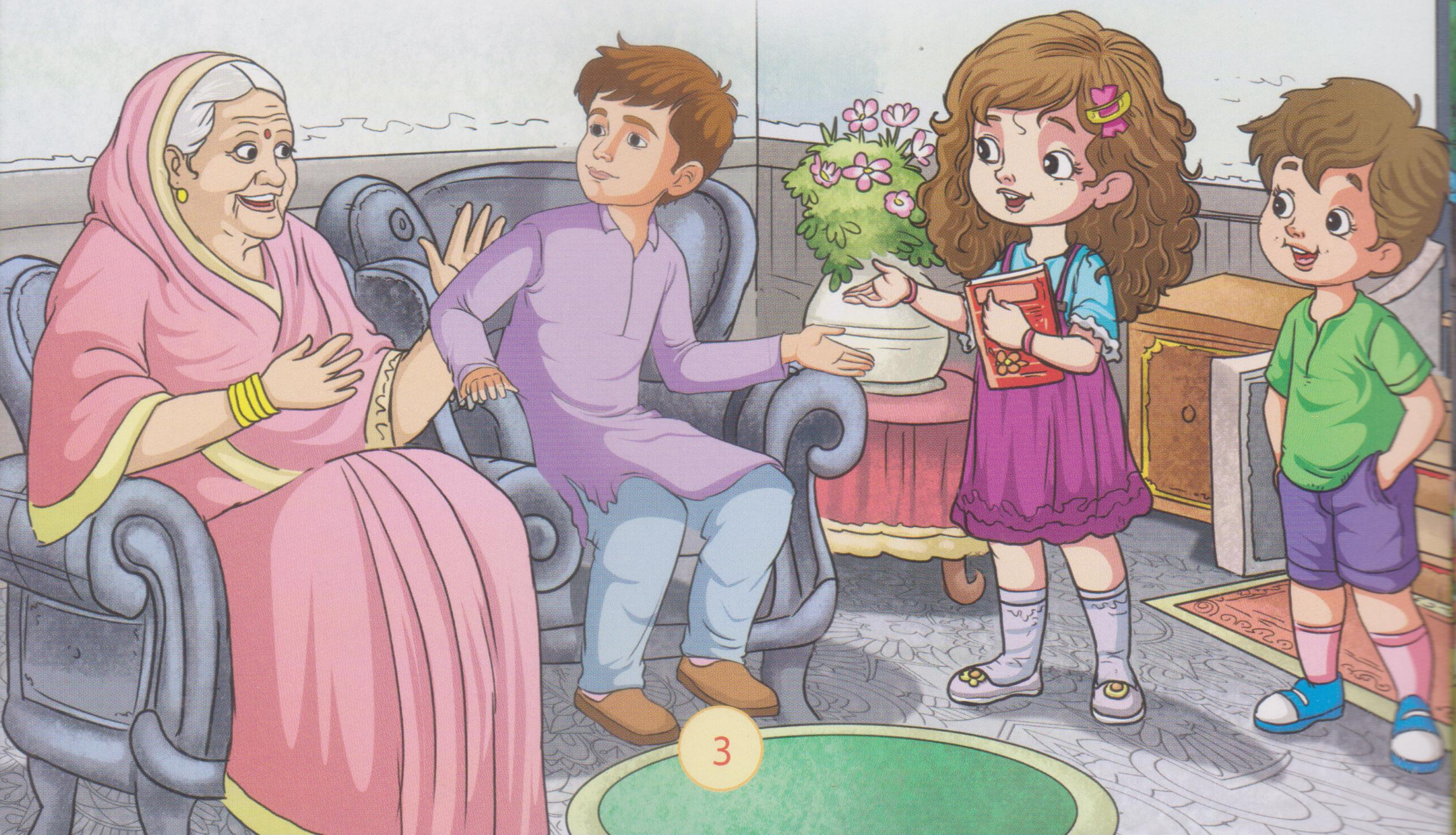


اس سال گرمی کی تعطیلات سے پہلے یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ اس سال کہاں کا سفر اختیار کیا جائے تو اتفاقاً ہماری پھپھی اماں آئی ہوئی تھیں۔ انھوں نے فوراً دخل اندازی کی۔

''اس سال تم سب ٹونک آجائو''۔

''ٹونک ٹووووونک۔۔۔'' ہم تینوں بہن بھائی نے ایک لہجے میں، ٹونک کو ضرورت سے زیادہ کھینچ کر اپنی حیرت کا اظہار کیا۔ ''پھپھی اماں! بھلا ٹونک بھی کوئی تفریح کی جگہ ہے۔ عماد نے دیدے گھمائے''۔

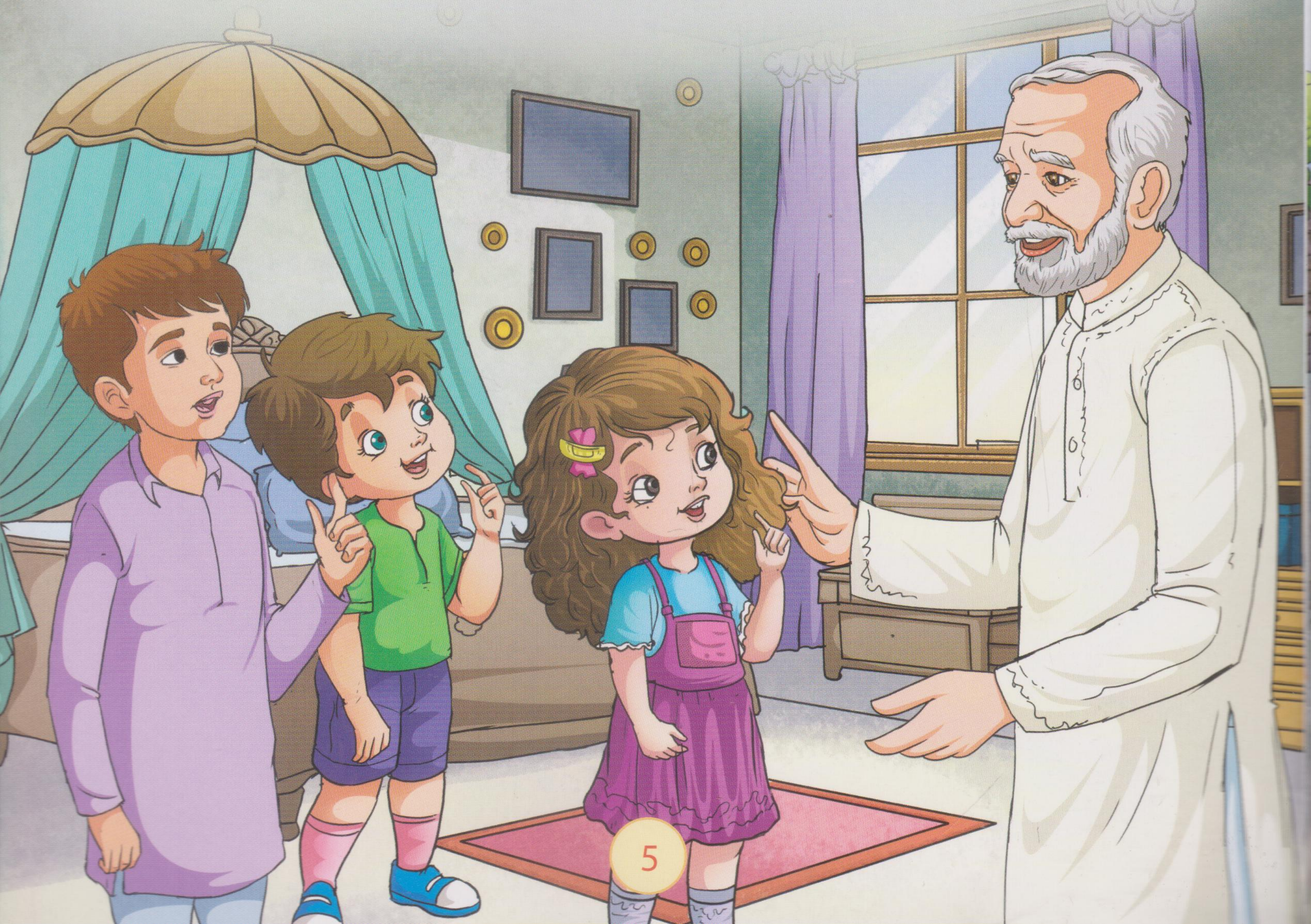
''ارے تم ٹونک کو سمجھتے کیا ہو! ایسا تاریخی شہر مشکل سے ملے گا۔'' پھپھی اماں نے ٹونک کا دفع کیا۔ دراصل پھپھی اماں کا سسرال بھی ٹونک ہے اور وہ ٹونک کے گورنمنٹ کالج میں عرصہ سے تاریخ کی مدرس کی خدمات انجام دے رہی



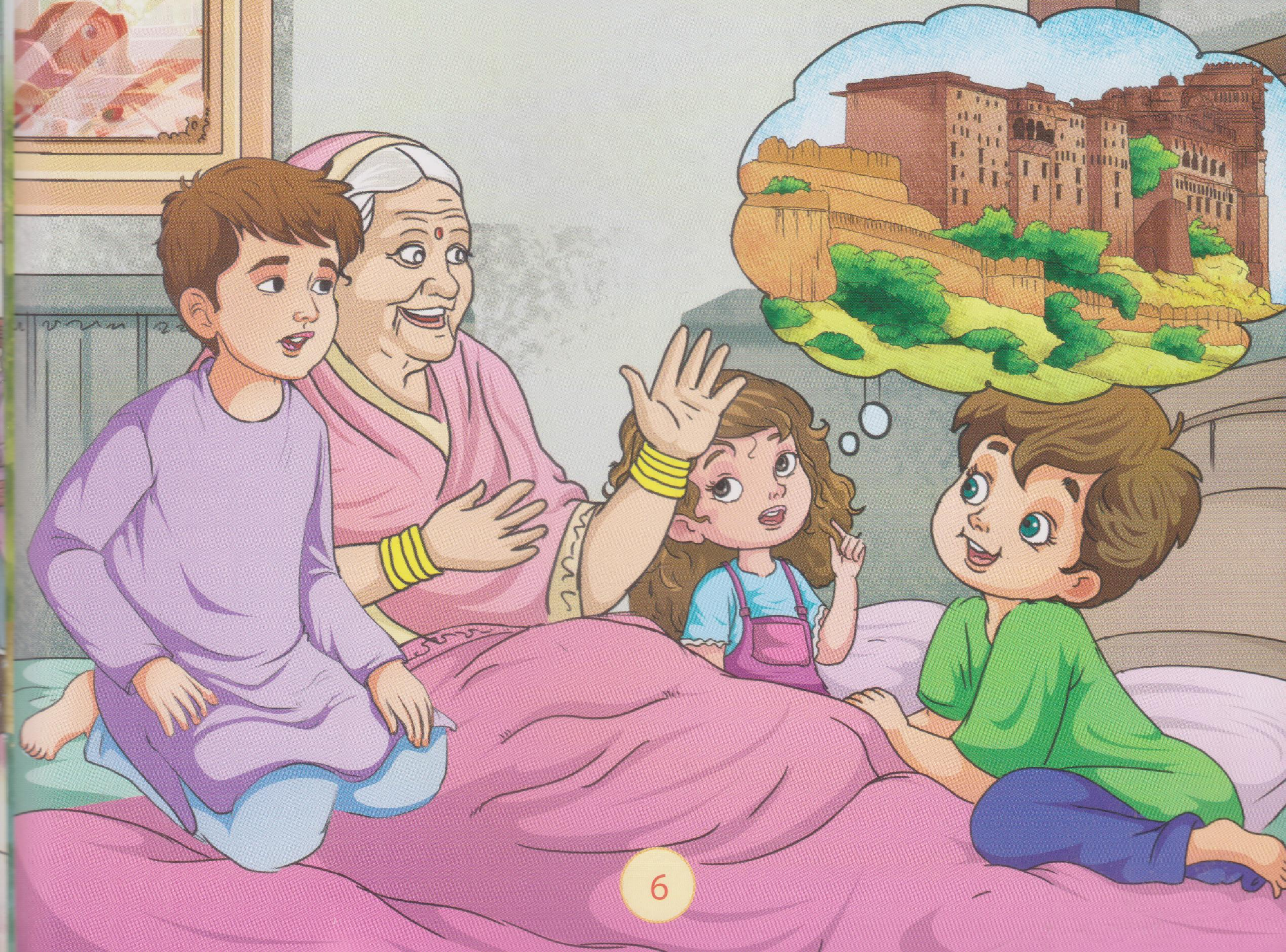
ٹونک راجستھان کی راجدھانی، جے پور سے لگ بھگ سو کلو میٹر دور ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اردو ادب کے حوالے سے اس شہر کی زرخیزی کا ذکر ابا سے بہت سنا ہے۔ ٹونک کے نوابوں کے قصے بھی کان میں پڑے ہیں، لیکن تفریح گاہ کے طور پر تو اس کی اہمیت آج تک نہیں سنی تھی۔ ارے بھئی راجستھان ہی جانا ہے تو جودھ پور، اودے پور، چتوڑ، رنتھمبور، مائونٹ آبو اور سب سے بڑھ کر جے پور کی بات کی جاتی تو سمجھ میں بھی آتی ہے۔ یہ ٹونک کہاں سے نکل آیا۔ ہماری سرد مہری اور ٹونک مخالف ردّو کد دیکھتے ہوئے پھپھی اماں ہمیں نظر انداز کرتے ہوئے سیدھے ابا سے مخاطب ہوئیں۔ "طفیل تمھارا فرض ہے کہ تم ان پہاڑوں اور ساحلوں سے ہٹ کر بچوں کو اپنی قومی تاریخ سے وابستہ مقامات سے آگاہ کراہو۔"



ہم لوگ سخت بددل تھے، لہٰذا ہم تینوں نے وہاں سے کھسک جانے میں ہی عافیت سمجھی۔ اس شام ابا نے ہمیں اپنے فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا ”اس سال کی چھٹیوں میں تمھیں راجستھان کے خاص خاص شہروں کی سیر کروائیں گے۔ جے پور کے محلات، اودے پور کی جھیلیں، جودھپور کے قلعے، رنتھمبور کا وائیلڈ لائف نیشنل پارک، لیکن سفر کی ابتدا اور اختتام ٹونک سے ہوگا۔ ابھی میں مصروف ہوں ضروری سرکاری کام میں چھٹی نہیں ملے گی، لیکن جون کے آخر میں دس دن کی چھٹی کی درخواست منظور ہوگئی ہے۔“



''ٹونک'' ہمارے گلے سے نہیں اتر رہا تھا لیکن پورا پروگرام سن کر ہماری ڈھارس بندھ گئی۔ پھپھی اماں بھی خوش تھیں۔ واپسی سے پہلے انھوں نے ہمیں ٹونک کی تاریخ کا مختصر سا تعارف بھی کروایا۔ انھوں نے بتایا: ''بیٹا ہمارے ملک کا ہر حصہ اپنے پیچھے ایک شاندار تاریخ رکھتا ہے۔



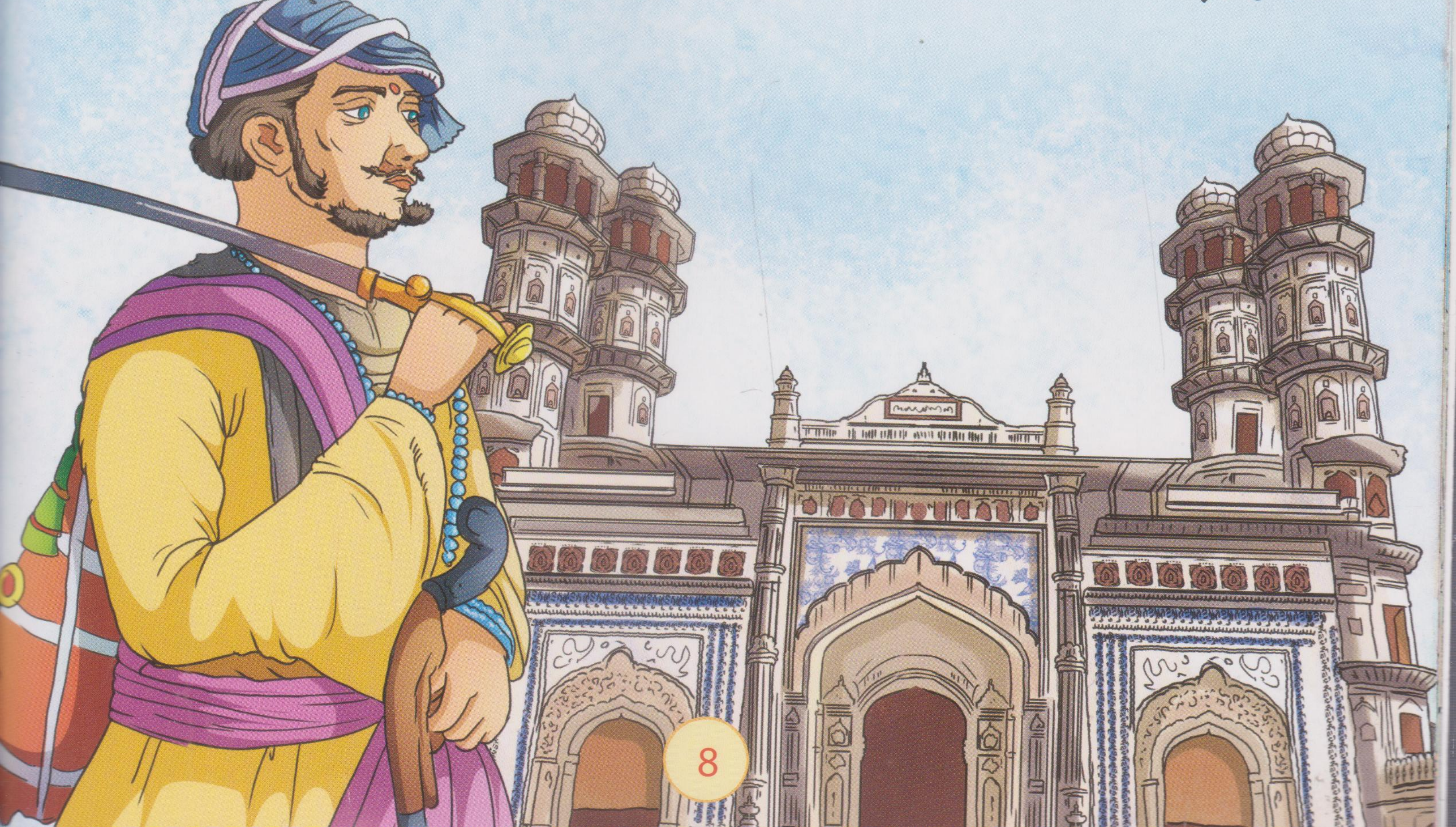
ٹونک ریاست کے بنیاد گزار امیر خاں ایک افغانی بہادر سپاہی تھے جنھوں نے اپنی چھوٹی سی فوج کے ساتھ انگریزوں کے خلاف سندھیا، ہولکر، بھونسلے، بھوپال کے نواب، مراٹھا جیسے بڑے اور مشہور راجاؤں کی مدد کی۔ امیر خاں کو اولین مجاہد آزادی کا نام دے سکتے ہیں۔ ٹیپو سلطان کے بعد امیر خاں ہی تھے جو انگریزوں سے نفرت کرتے تھے اور انھیں اپنے ملک سے نکالنے میں انھوں نے ہر ممکن رول نبھایا۔ یہاں تک کہ انگریزوں نے انھیں Most Notorious for British Empire in India کے نام سے یاد کیا ہے یعنی "ہندوستان میں برطانوی حکومت کا سب سے خطرناک دشمن۔"



"تو پھر؟ کیا کیا امیر خاں نے؟" عماد نے پوچھا۔

پھپھی اماں نے جواب دیا۔

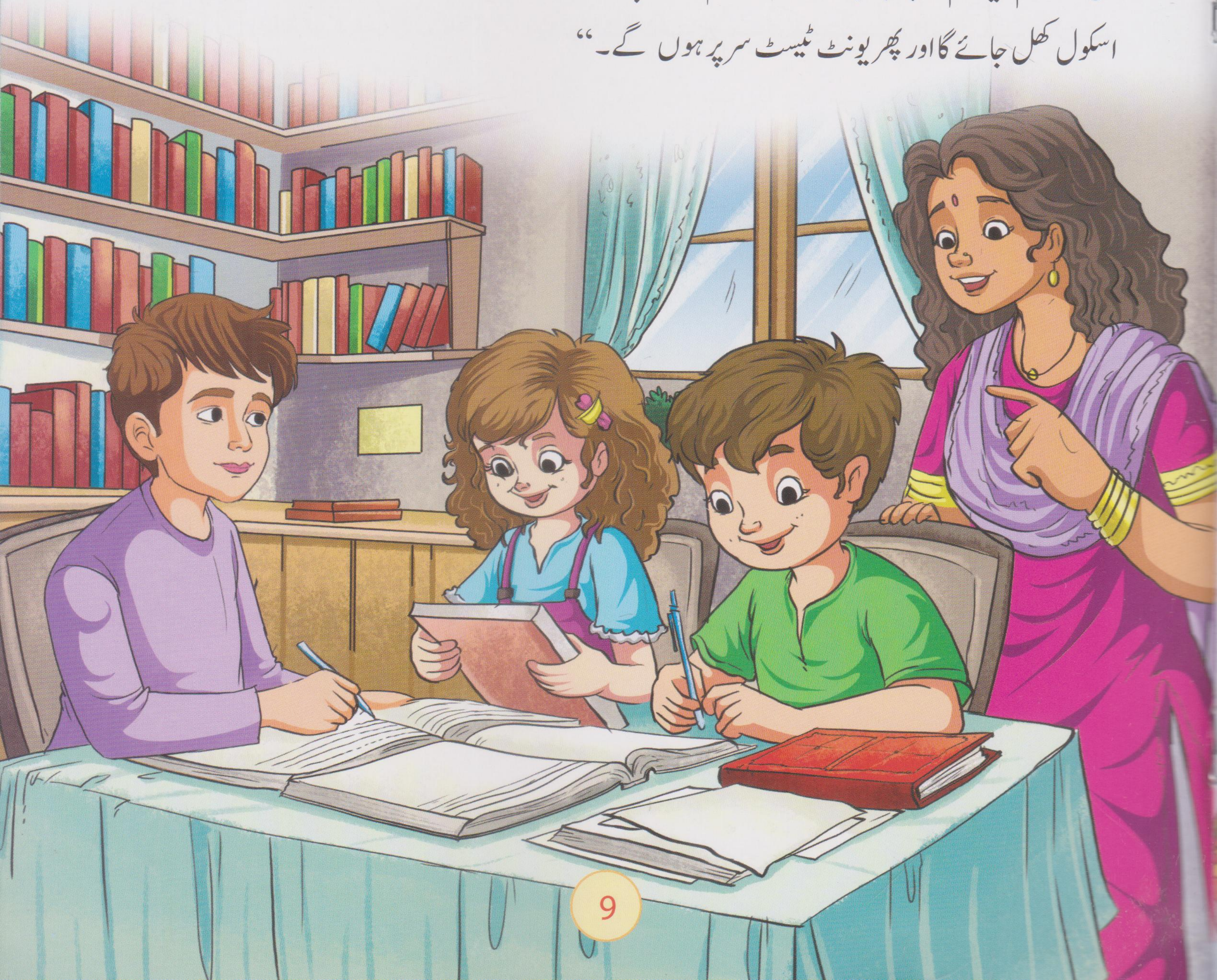
"1817 میں نواب امیر خاں نے ریاست ٹونک کی بنیاد ڈالی۔ وہ صرف ایک جنگجو سپاہی ہی نہیں بلکہ بہت اچھے آرکیٹیکٹ بھی تھے۔ ٹونک میں انھوں نے کئی شاندار مندر، مسجدیں، قلعے بنوائے اور جگہ جگہ باغات بھی لگوائے۔ تم لوگ انھیں دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کی پہلی خاتون حکمراں رضیہ سلطان اور ان کے غلام اور کمانڈر یاقوت کے مزارات بھی ٹونک میں ہیں۔ ان کی قبریں دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے۔"



پھپھی اماں نے ہمارے شوق کو بڑھاوا دیا اور تفصیل بتائے بغیر ہی اگلے دن صبح ٹونک چلی گئیں۔

ہماری تعطیلات شروع ہو گئی تھیں لیکن ابا کی چھٹی شروع ہونے کے لیے ہمیں مزید تقریباً ایک ماہ انتظار کرنا تھا۔

امی نے حکم دیا ”تم سب اپنا اپنا چھٹیوں کا ہوم ورک پورا کر لو، کیونکہ سفر سے واپس آنے کے اگلے دن ہی تمھارا اسکول کھل جائے گا اور پھر یونٹ ٹیسٹ سر پر ہوں گے۔“



مرتا کیا نہ کرتا۔ گرمی شدید تھی۔ دھوپ کی شدت گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ لہٰذا یہ ایک ماہ ہم نے ہوم ورک کرنے، کہانی کی کتابیں پڑھنے، کیرم اور شطرنج جیسے گھریلو کھیل کھیلنے میں گزارا۔ بوریت تو تھی لیکن جب سفر پر روانگی کا وقت آیا تو ہم پورے طور پر ہوم ورک اور ٹیسٹ کے تناؤ سے آزاد ہو کر تفریح کے لیے تیار تھے۔ آخر ابا کی چھٹی شروع ہوئی اور ہم کرایے کی انووا کار میں سیدھے ٹونک کے لیے روانہ ہو گئے۔ اتفاق سے بارش ہونے سے موسم اچھا ہو گیا تھا۔

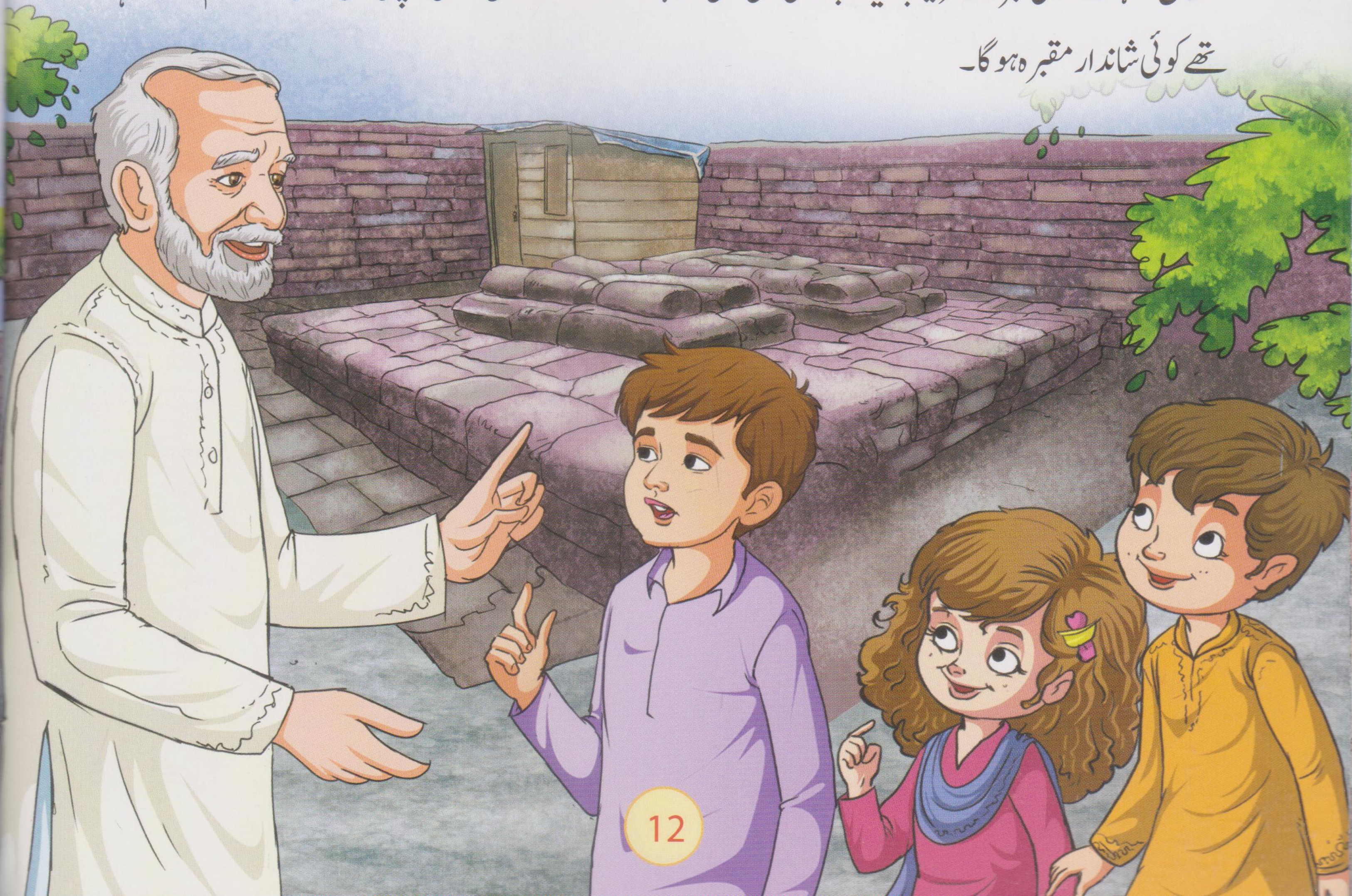


پھپھی اماں باغ باغ ہو گئیں۔ خوب خاطر کی۔ ٹونک کے مشہور زمانہ شہد جیسے خربوزے کھلائے۔ ٹونک چھوٹی سی ریاست ہے جو بناس ندی کے کنارے واقع ہے۔ بڑے شہروں کی بھیڑ بھاڑ، شور شرابہ بھی یہاں نہیں پہنچا ہے۔ پھر ہم نکلے گھومنے اور سیر سپاٹے کے لیے، کئی باغ دیکھے، تالاب دیکھے، رگھوناتھ جی کا مندر دیکھا، کچھ قلعے اور تاریخی عمارتیں دیکھیں جو فن تعمیرات کا عمدہ نمونہ تھے جیسے سنہری کوٹھی، قلعہ معلی، نذر باغ، اندھیری باغ، چندلائی باغ، باغ اسحاق خاں اور نہ جانے کون کون سے باغ، جامع مسجد، موتی مسجد، کنویں اور باوڑیاں۔



ابانے بتایا یہ عمارتیں مغل اور راجستھانی فن تعمیر کے ملے جلے فن تعمیر کے مطابق بنائی گئی تھیں۔اب ہم دہلی جیسے میٹرو شہر میں پلے بڑھے بچوں کی دلچسپی کا کوئی خاص سامان تو تھا ہی نہیں ۔ پھر بھی جو دیکھا اچھا لگا، بناس ندی خاص طور پر دلکش تھی۔

رضیہ کی قبر پر پہنچ کر تو بوریت اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ بھلا یہ بھی کوئی دیکھنے کی چیز تھی۔پتھروں کی موٹی ادھڑی ہوئی چار دیواری کے بیچ میں بنی یاقوت کی قبر تھی چند سیڑھیاں اوپر چڑھ کر اسی طرح کے ایک احاطے میں رضیہ سلطان، شہنشاہ ہند کی قبر کے قریب ایک باوڑی بھی تھی جو بہت خستہ حالت میں تھی۔پانی بھی نہیں تھا۔ہم سمجھ رہے تھے کوئی شاندار مقبرہ ہوگا۔

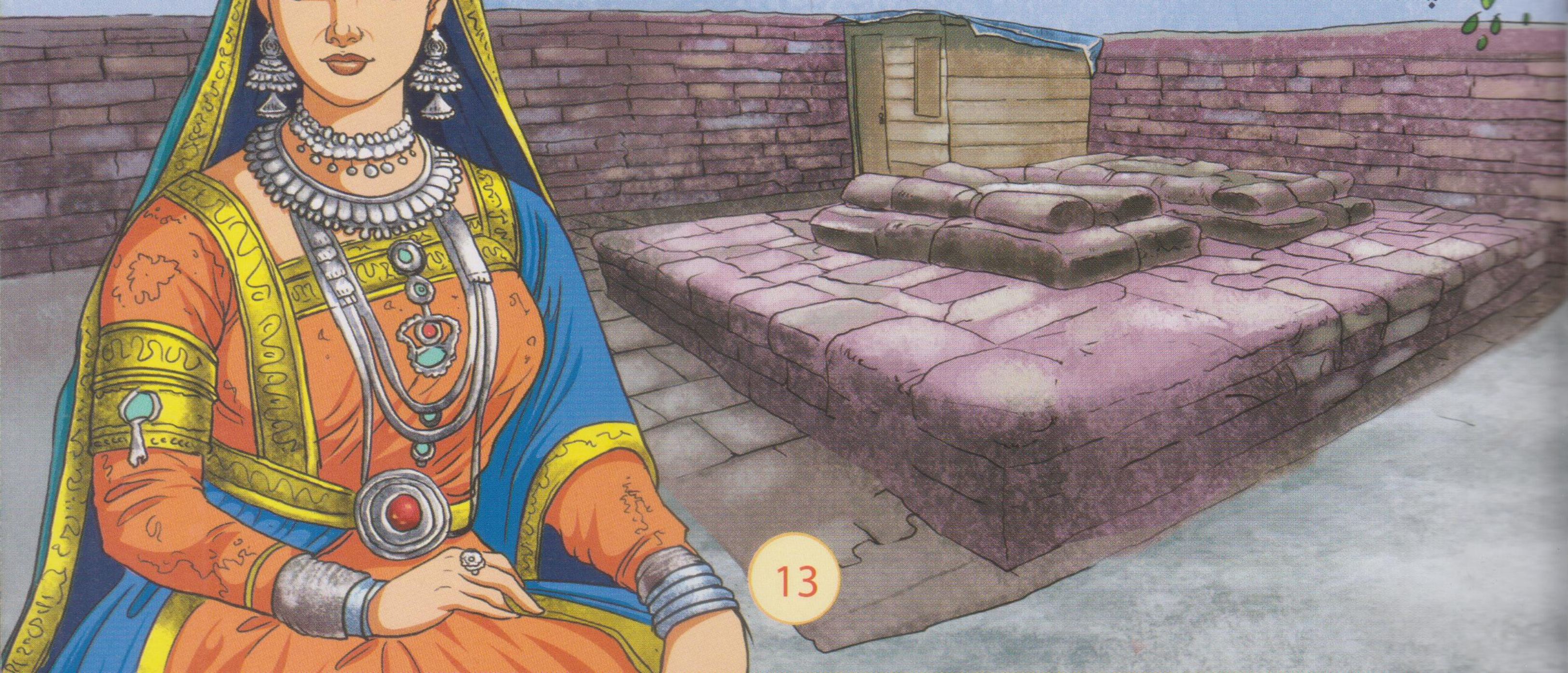


ہم نے پھپھی اماں سے پوچھا۔ ہندوستان کی پہلی خاتون شہنشاہ کی قبر اس قدر بری حالت میں کیوں ہے؟

انھوں نے بتایا کہ ”رضیہ کا بھائی رکن الدین جو بادشاہ بننا چاہتا تھا اس نے دربار کے لوگوں کو ڈرا دھمکا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور رضیہ کے ساتھ جنگ کی۔ رضیہ کا شوہر پنجاب کا گورنر الطونیہ جنگ میں شہید ہو گیا۔ رضیہ یاقوت اور اپنے کچھ فوجیوں کے ساتھ اسی علاقے میں آ کر چھپی تھی لیکن شاہی فوجوں نے اسے بھی گھیر کر ٹونک کے قریب ختم کر دیا۔ رضیہ کی فوج کے بچے کھچے لوگوں کو ڈر ہوا کہ کہیں لاشوں کی بے حرمتی نہ کی جائے اس لیے یہاں ایک خفیہ مقام پر رضیہ اور یاقوت کو دفن کر دیا۔ نشانی کے لیے یہ قبریں بنا دیں، مقبرہ کون بنواتا؟“

”لیکن پھپھی اماں یہ کیسے مان لیا جائے کہ یہ رضیہ اور یاقوت کی ہی قبریں ہیں۔ کہیں کوئی پتھر یا کتبہ تو لگا نہیں ہے؟“

”اس کا جواب میں دس دن بعد دوں گی جب تم لوٹتے ہوئے میرے پاس رکو گے۔“



گرمی بہت تھی، ہم تھک بھی چکے تھے اور خاصے بور ہو چکے تھے تو پھپھی اماں کے گھر واپس آ گئے۔

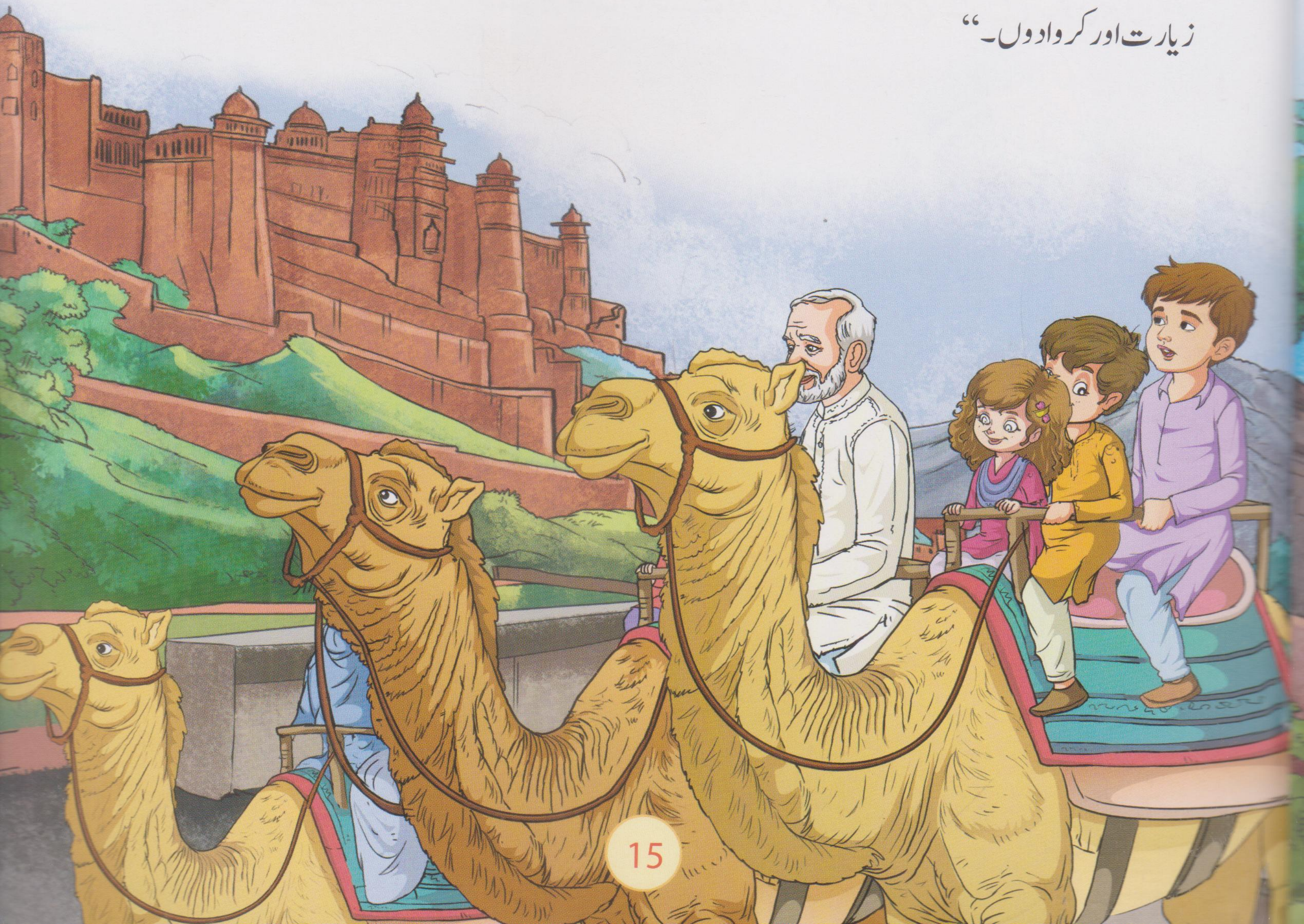
اگلی صبح سے ہمارا دلچسپ ٹرپ شروع ہوا۔ جے پور کے محلات دیکھے، جودھپور کے قلعے حیران کر دینے والے تھے۔

اودے پور جسے جھیلوں کا شہر کہتے ہیں وہاں کی ہری بھری پہاڑیاں اور جھیلیں تو دل میں بس گئیں۔



رنتھمبور کی وائلڈ لائف اور خوبصورت ریزارٹس من کو بھائے۔ ہاتھی اور اونٹ کی سواری کی۔ امی اور باجی نے جی بھر کے خریداری کی۔ دھوپ چھائوں کا موسم رہا۔ کہیں کہیں بارشیں بھی ملیں۔ چھٹی ختم ہونے سے پہلے پھر ٹونک پہنچ گئے۔ ٹونک میں کئی بارشیں ہو چکی تھیں۔ موسم بہتر تھا اور پھپھی اماں بہت خوش تھیں۔ نہ جانے کیوں؟ ابا نے بتادیا کہ ''آپا ہمیں کل علی الصبح نکلنا ہے''۔

پھپھی اماں نے جواب دیا ''میں جانتی ہوں چھٹیاں ختم ہو رہی ہیں تم سب کی۔ بس آج بچوں کو رضیہ کی قبر کی زیارت اور کروادوں۔''

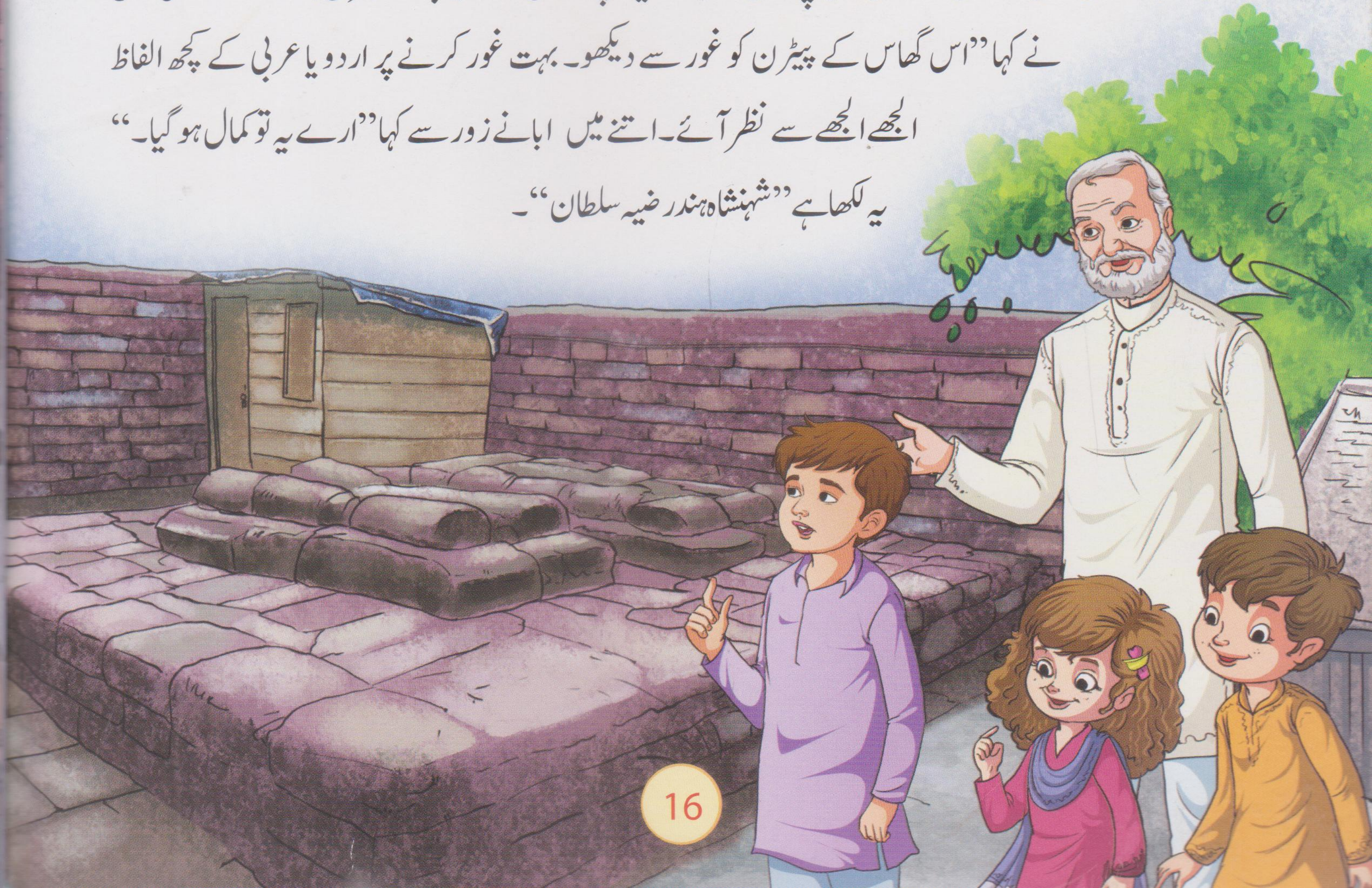


ہم نے سنا تو سخت کوفت میں مبتلا ہو کر نعرہ لگایا۔ ”نہیں ہس ہس ہس۔ پھپھی اماں اب نہیں پلیز“۔

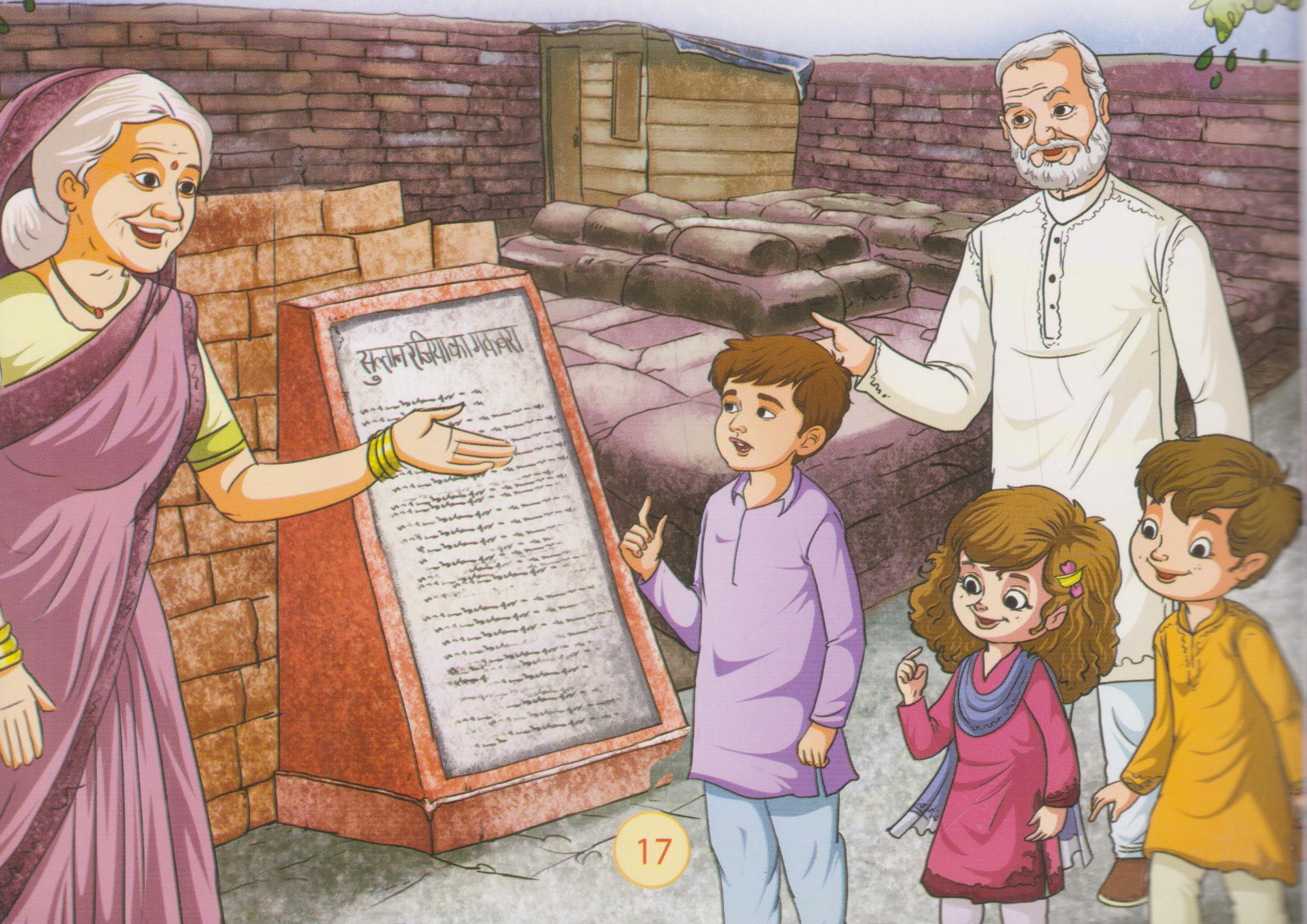
”پھپھی نے خوشامد کی۔ بس ایک بار اور میرے چندا۔ میں نے اسی لیے تو تمھیں واپسی میں بلایا تھا۔ موسم بھی بالکل پرفیکٹ ہے۔“

ہم تینوں بہت بے دلی سے گاڑی میں بیٹھے۔ پھپھی اماں نے اصرار کر کے امی ابا کو بھی ساتھ لے لیا۔

دو تین بارشوں کے بعد چاروں طرف سبزہ اگ آیا تھا۔ پہلے وہ ہمیں رضیہ کی قبر پر لے گئیں۔ ٹوٹی ہوئی دیوار کی خالی جگہوں میں گھاس اگ آئی تھی چاروں طرف دیوار پر گھاس سے عجیب سا پیٹرن بنا ہوا تھا۔ پھپھی اماں نے کہا ”اس گھاس کے پیٹرن کو غور سے دیکھو۔ بہت غور کرنے پر اردو یا عربی کے کچھ الفاظ الجھے الجھے سے نظر آئے۔ اتنے میں ابا نے زور سے کہا ”ارے یہ تو کمال ہو گیا۔“ یہ لکھا ہے ”شہنشاہ ہند رضیہ سلطان“۔



ہم سب نے بھی غور کیا تو واقعی صاف نظر آیا۔ دیوار کے خالی جگہوں میں گھاس نے بہت واضح تحریر بنادی تھی۔ ہم تصویریں کھینچتے رہے اور اس زمانے کے کاریگروں کے ہنر پر عش عش کرتے رہے۔ ایک طرح سے یہ ایک خفیہ تحریر تھی جس سے رضیہ سلطان کی قبر کی نشان دہی کی گئی تھی۔ اسی طرح یاقوت کا نام بھی اس کی قبر کے اطراف میں ابھر آیا تھا۔ واقعی یہ ایک نادر و نایاب نظارہ تھا جس کی مثال ملنی مشکل تھی۔ ہم پھپھی اماں کے شکر گزار تھے کہ انھوں نے ہمیں ایک ایسی چیز سے واقف کرا دیا جسے شاید بہت کم لوگ جانتے ہوں گے۔



''حیرت انگیز کارنامہ'' ٹونک کی تاریخ پر مبنی معلوماتی کہانی ہے۔ اس کہانی میں بچوں کو تاریخی مقامات سے آگاہ کرایا گیا ہے۔ کہانی بچوں کو یہ سبق دینے میں کامیاب ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کی نہایت زریں اور تابناک تاریخ رہی ہے۔



نعیمہ جعفری پاشا

نعیمہ جعفری پاشا اردو کی نمائندہ افسانہ نگار ہیں۔ افسانہ کے ساتھ ہی ناول، ادبی مضامین، انشائیے، خاکے، سوانح اور بچوں کی کہانیاں لکھتی ہیں اور ترجمہ نگاری سے بھی دلچسپی ہے۔ افسانوی اور شعری مجموعے اور تحقیقی وتنقیدی کتابیں ایک درجن سے زائد منظر عام پر آچکی ہیں۔ انھیں ملک کی مختلف ریاستوں کی اکادمیوں نے انعامات سے نوازا ہے۔

ISBN 978-93-49533-20-2
9 789349 533202
NCPUL | DELHI | INDIA

قیمت -/25 روپے

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی
فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی-110025